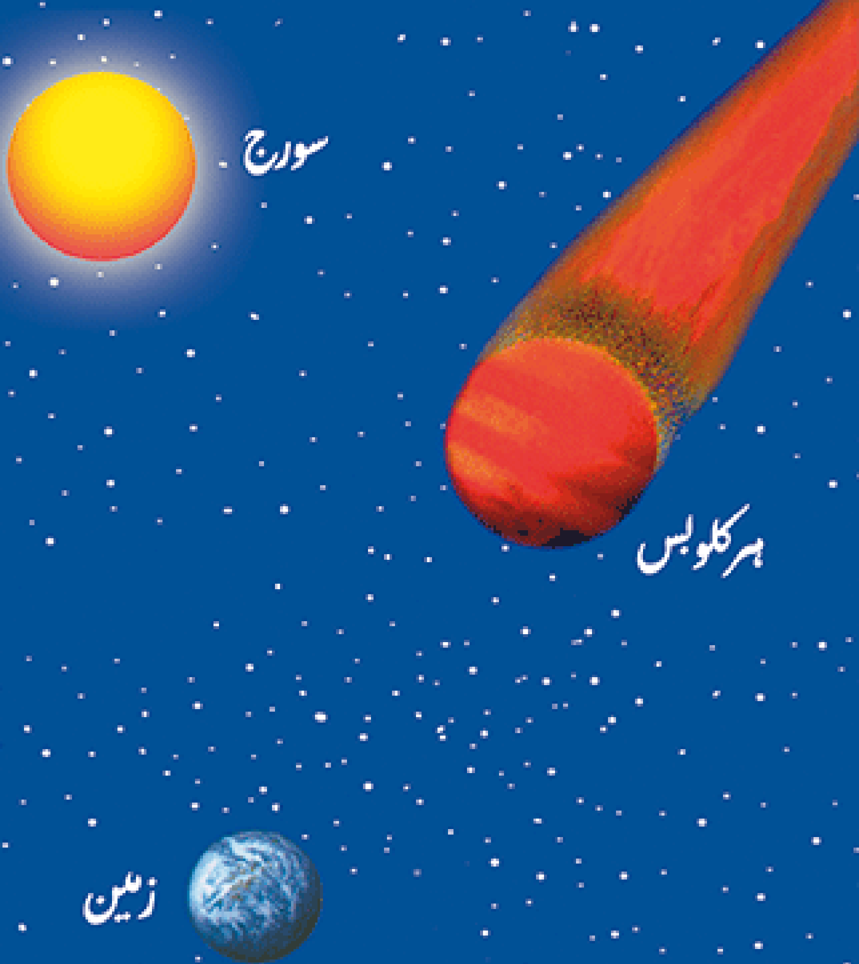

ہرکلوبس یا سرخ سیارہ

وی ۔ ایم رابولو

وی ۔ ایم رابولو

ہرکلوبس
یا سرخ سیارہ

ہرکلوبس یا سرخ سیارہ

ہرکلوبس یا سرخ سیارہ

Author: Joaquín Enrique Amórtegui Valbuena

(V.M Rabolu)

حقیقی کولمبین ٹائٹل : "HERCÓLUBUS O PLANETA ROJO"

Publisher: A. Prats Editor

مفت ایڈیشن

فہرست مضامین

پیش لفظ	۵
ہرکلوبس یا سرخ سیارہ	۶
جوہری تجربے اور سمندر	۱۱
ایکسٹراٹیرسٹرلز	۱۶
وینس پر زندگی	۱۷
مریخ پر زندگی	۲۵
بین السیارتی خلای جہاز	۲۸
موت	۳۲
فلکیاتی سفر	۳۷
اختتامی کلمات	۴۲
معزز قارین	۴۴

پیش لفظ

مین نے یہ کتاب بہت قربانی کے ساتھ لکھی ہے بستر پر لیٹے ہوے، کھڑا اور بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ لیکن انسانیت کو آنے والی تباہی سے خبردار کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے میں نے ایک اعلی کوشش کی ہے۔

میں یہ پیغام انسانیت کے نام کرتا ہوں، ایک آخری زریعہ نجات کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

(وی ۔ ایم رابولو)

ہرکلوبس یا سرخ سیارہ

نام نہاد سائنسدانوں کی پیش نگوئیں نے انسانیت کو اپنا گرو یدہ بنا دیا ہے، یہ لوگ انسانیت کو جھوٹ بتانے اور سچ کو چھپانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے۔ اب ہم ہرکلوبس یا لال سیارے کے بارے میں بات کریں گے، جو کہ زمین کی طرف بڑھ رہا ہے۔

کچھ شمارات کے مطابق سائنسدانوں نے حتیّٰ کے اس کا وزن بھی معلوم کر لیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس کا وزن اتنے ٹن ہے اور اسکا قطر اتنا ہے، جیسے بچوں کا کوئی کھلونا ہو، لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ ہرکلوبس یا لال سیارہ مشتری کے مقابلے میں پانچ یا چھ گنا زیادہ بڑا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی قیمت ہے جس کو روکنا یا مورنا ناممکن ہے۔

روئے زمین پر بسنے والے اسے کھلونا سمجھتے ہیں، لیکن درحقیقت یہ زمین کے خاتمے کی ابتدہ ہے، جو ہو چکی ہے۔ ہمارے نظام شمسی کی دوسری دنیائں اس کے بارے میں پہلے سے آگاہ ہیں اور ہمیں اس تباہی سے بچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں تاہم کوی بھی اس کو آنے سے روک نہیں پائے گا۔

اس قدر برائی کو ختم کرنے کے لیے یہ وہ سزا ہے جس کے ہم حقدار ہیں۔ میرا کہنا ہے کہ ہرکلوبس یا لال سیارہ ہماری دنیا ہی کی طرح تخلیق ہے اور یہ مخلوق بھی ہماری طرح بڑی ہے۔ ہر سیارے اور ہر دنیا کی اپنی مخلوق۔ سائنسدانوں کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ ہرکلوبس یا لال سیارے پر حملہ کر کے اسے ٹکڑوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس بھی ہتھیار ہیں جو ہمارے حملے کا جواب دے کر ہمیں فوری طور پر صفحہ ہستی سے مٹا سکتے ہیں اور اگر ان پر حملہ کیا گیا تو وہ اپنا دفاع کریں گے اور خاتمہ بہت جلد ہو جائے گا۔

زندگی کے آنے اور جانے میں ہر چیز کو اپنی ابتدہ یا اختتام کی طرف جانا ہے۔ بلکل یہی کچھ تھوڑی کم شدت کے ساتھ براعظم اٹلانٹس کے ساتھ بھی ہوا۔ تاہم ان واقعات کے دوبارہ رونما ہونے میں ہمارا سیارہ اپنے پاس سے گزرنے والے دوسرے سیاروں کو برداشت نہیں کر پا ئے گا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ سائنسدان اس سے بے خبر ہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو بہت طاقتور سمجھتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے ہتھیاروں سے اس دیو قامت سیارے کو تباہ کر دیں گے مگر وہ بہت بڑی غلطی پر ہیں۔

انہوں نے جو مشہور بابیل کا ٹاور (۱) بنایا ہے وہ بہت جلد تباہ ہونے والا ہے، وہ اسے پہلے ہی مکمل کر چکے ہیں اور اب پوری انسانیت پر اس کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

سائنسدان اپنے نظریات کے ذریعے اس بات سے انکار کر سکتے ہیں جیسا کہ وہ اب بھی کر رہے ہیں اور پہلے بھی کر چکے ہیں، اپنے غرور، نفس کی تسلّی اور طاقت کے لیے سچ کو بگاڑ کر پیش کرتے ہیں۔ وہ اونچی آواز میں گدھوں کی مانند ہنسیں گے کیونکہ کہ ان میں اپنے

(۱) Tower of Babel

انجام کردہ اعمال کے نتائج کا اندازہ لگانے کی صلاحیت نہیں ہے۔ انہوں نے اس کو قابو میں کرنے کے لیے زمین کو جوہری ہتھیاروں سے بھر دیا ہے، اس بات سے قطع نظر کے خدا اور اس کا انصاف موجود ہے اور وہ ہر چیز کو فنا کردے گا۔ آپ درندوں سے خدا کے بارے میں بات نہیں کر سکتے کیونکہ وہ صرف چیختے ہیں اور اپنے عمال کے اثرات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو خدا سمجھتے ہیں، جو وہ نہیں ہیں۔

آج کی جھوٹی اور نام نہاد طاقتیں معاشی اور اخلاقی طور پر تباہ و برباد ہو جائیں گی۔ بہت مختصر عرصے میں پیسہ بھی غائب ہو جائے گا، بھوک اور افلاس اس کا خاتمہ کر دیں گی اور وہ ہوا کا ایک جھونکہ تک برداشت کرنے کے قابل نہ رہیں گی اور خوف اور دہشت ان کو مفلوج کر کے رکھ دے گی۔ تب ان پر یہ حقیقت آشکار ہو گی کہ برائی کی سزا کے لیے خدا کا انصاف موجود ہے۔

آج کے موجودہ دور میں پوری دنیا دولت کے حصول کے لیے سرگرداں ہے اور اس کے لیے کوئی بھی قیمت دینے پر آمادہ ہے۔ بلکل یہی سب کچھ اٹلانٹس میں بھی ہوا جھاں پیسہ اس وقت کا خدا تھا اور مذاہب میں اس کو سونے کے بچھڑے (۲) سے تشبیح دی جاتی تھی۔

(۲) پیسے کی ایک علامت کے طور پر سونے کا بچھڑا.

اسی طرح آج کے دور میں بھی پیسہ خدا ہے جو کہ مکمل غلط ہے۔

امراء جو آج اپنی طاقت اور دولت پر گھمنڈ کئے بیٹھے ہیں سب سے زیادہ بدقسمت ہونگے کیونکہ ان کی یہ دولت ان کے کسی کام نہ آئے گی، کیونکہ اس وقت نہ کوئی بیچنے والا ہوگا نہ ہی خریدنے والا۔ وہ گھٹنوں کے بل جھک جائیں گے اور کھانے کی ایک پلیٹ کی بھیگ کی خاطر کتوں کی طرح چینخیں گے۔

جب ہرکلوبس زمین کے نزدیک آئے گا اور سورج کے ساتھ صف بندی کرے گا تو ایک مہلک بیماری پورے سیارے پر پھیلنا شروع ہو جائے گی۔ ڈاکٹر اور سائنسدان اس بیماری کی وجہ اور اسکا علاج دریافت کرنے میں ناکام رہیں گے اور اس وباء کے سامنے بے بس ہو کر رہ جائیں گے۔ اور ہمارے سیارے سے زندگی کے آثار غائب ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور اس وقت شدید بھوک اور نا قابل برداشت گرمی کی وجہ سے انسانیت اپنے مردہ مرد اور عورت ساتھی کا گوشت کھانے پر مجبور ہو جائے گی۔

دکھ، اندھیرے، زلزلے کے جھٹکے، تباہی اور سونامی کا وقت آئے گا۔ انسان نہ کھانے اور نہ سونے کی وجہ سے اپنا زہنی توازن کھو بیٹھے گا۔ اور

خطرے کی صورت میں پاگلوں کی طرح اکٹھے چٹان سے کود جائیں گے۔

یہ انسانیت تباہ ہو جائے گی اور اس سیارے پر کوئی زندگی باکی نہیں رہے گی اور زمین سمندر میں ڈوب جائے گی۔ یہ سب انسانیت کی انتہائی اخلاقی پستی اور بددیانتی کا نتیجہ ہوگا جو برائی کی انتہاتک پہنچ چکی ہے اور اب اس برائی کو دوسرے سیاروں تک پہنچانا چاہتی ہے، لیکن اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

سائنسدان اور پوری دنیا خوف اور انتشار میں مبتلا ہیں، حالانکہ ابھی اس تباہی کی ابتداء بھی نہیں ہوئی، تاہم اس روئے زمین پر کسی کو خدا کا خوف نہیں ہے۔ وہ اپنے آپ کو آقا اور طاقتور جان کر زندگی کے مالک بنے بیٹھے ہیں، مگر بہت جلد وہ اس بات کو جان لیں گے کہ واقعی خدا کا انصاف موجود ہے جو ہمارے اعمال کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

میں اس کتاب میں جو بیان کر رہا ہوں یہ ایک پیش گوئی ہے جو کہ بہت جلد پوری ہو جائے گی کیونکہ مجھے اس سیارے کی تباہی کا یقین ہے اور میں یہ جانتا ہوں۔ میں ڈرا نہیں رہا ہوں بلکہ خبردار کر رہا ہوں کیونکہ میں اس غریب انسانیت کے بارے میں پریشان ہوں۔ ان واقعات کے رونما ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی اور یہ وقت غیر حقیقی اور فریبی چیزوں میں ضائع کرنے کے لیے نہیں ہے۔

جوہری تجربے اور سمندر

ہم ایک بند گلی میں کھڑے ہیں۔

ہم پہلے ہی ہرکلوبس کے بارے میں سرسری بات کر چکے ہیں۔ ہم نے اس کی تفصیل میں جانے سے اس لیے گریز کیا کہ لوگ ڈر اور خوف کا شکار نہ ہو جائیں۔ اب ہم ایک اور بڑے مہلک اور تباہ کن خطرے کے بارے میں بات کریں گے جس کو آنے سے کوئی بھی نہیں روک سکے گا اور وہ ہے سمندر میں جوہری تجربے۔

سمندر کی تہہ میں بہت بڑی اور گہری دراڑیں پڑ چکی ہیں جو پہلے ہی سے زمین کی تہہ میں موجود آگ سے مل رہی ہیں۔ یہ یقینی طور پر سائنسدانوں اور بڑی طاقتوں کے جوہری تجربات کی وجہ سے ہو رہا ہے، ان ہتھیاروں کے رکھنے سے وہ اپنے آپ کو طاقتور سمجھتے ہیں۔ لیکن زمین اور انسانیت کے خلاف کیے گئے ظلم جو کہ مسلسل جاری ہیں اور ان کے نتایج کا اندازہ نہیں لگاتے۔

زمین کے اندر کی آگ پہلے ہی سے پانی کے ساتھ ملنا شروع ہو گئ ہے اور سمندری طوفان نظر آنا شروع ہو گئے ہیں۔

شمالی امریکیوں نے اسے ایل نینیو فینومنا کا نام دیا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ نہیں ہے بلکہ زمین کی تہہ میں چھپی آگ اور پانی کا ملاپ ہے، جو مسلسل سمندر میں پھیل رہی ہے۔ اور جیسے جیسے یہ دراڑیں بھڑتی جائیں گی ویسے ویسے زمین اور سمندر میں خوفناک زلزلے، طوفان اور سیلاب نمودار ہوتے رہیں گے اور کوئی بھی ساحلی قصبہ اس تباہی سے محفوظ نہ رہ سکے گا اور ہمارہ سیارہ سمندر میں ڈوبنا شروع ہو جائے گا، کیونکہ جوہری تجربات کی وجہ سے زمین کا محور پہلے ہی سے بدل چکا ہے۔

مزید جھٹکے، زلزلے اور سمندری طوفان اسے مزید کمزور کر دیں گے اور زمین ڈوب جائے گی۔ معزز قارئین یہ مت سوچیئے کہ ہمارا سیارہ فورا ڈوب جائے گا یہ ایک طویل، آہستہ، پریشان کن اور تکالیف دہ سلسلہ ہوگا، جس سے انسانیت کو گزرنا پڑے گا۔ یہ ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے سمندر میں ڈوبتی جائے گی حتہ کے اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔

سائنسدان تخلیق کے خلاف ڈھائے گئے اپنے مظالم کا کچھ حساب نہیں کرتے، وہ اپنی ہی ایجادات کا شکار ہو جائیں گے۔ سمندر کی تہہ میں پہلے ہی سے خطرناک دیو اور جنگلی درندے بس رہے ہیں جو جحری توانائی کی مدد سے پروان چڑھ رہے ہیں۔

پانی کا بڑھتا ہوا درجہ حرارت انہیں باہر نکلنے پر مجبور کر دے گا اور وہ پناہ لینے کے لیے ساحلی قصبوں کا رخ کریں گے اور گھر، عمارتیں، بحری جہاز اور لوگ غرض کی ہر چیز کو نیست ونابود کردیں گے۔ کیونکہ یہ جنگلی درندے ایٹمی توانائی کے بنے ہوں گے اس لیے تین رخی گولیاں بھی ان پر اثر انداز نہیں ہونگی بلکہ انہیں اور زیادہ مشتعل اور غظبناک بنادیں گی۔ جو کچھ میں یہاں کہہ رہا ہوں بہت جلد ہونے والا ہے۔

اور یہ سب کچھ یہیں ختم نہیں ہوتا زمینی آگ سے ابلنے والے سمندری پانی سے بہت بڑی بھاپ اٹھے گی جو نہ ہوائی جہاز کو اڑنے دے گی اور نہ بحری جہاز چل سکیں گے اور سورج تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی اوور ہر طرف اندھیرا چھا جائے گا اور ہماری زمین سے زندگی ختم ہو جائے گی۔ معزز قارئین میرا آپ کو یہی مشورہ ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہیں و ہیں رہیں کیونکہ کوئی بھی محفوظ جائے پناہ نہیں ہے۔

سائنسدان اپنے جوہری دھماکوں اور ان کے سمندری تجربات کے نتائج کو نظر انداز کیے ہوئے ہیں اس لیے بیشک وہ جتنے بھی اچھے سائنسدان کیوں نہ ہوں وہ جاہل اور جنگلی درندے ہیں جن کو اس بات کا احساس تک نہیں ہے کہ انھوں نے اپنی اور انسانیت کی تباہی کے ہتھیار ایجاد کیے ہیں۔

جوہری توانائی نے پورے سمندر اور سمندری جانوروں کو آلودہ کر دیا ہے اور جب ہم سمندری خوراک کھاتے ہیں تو ہم اپنے جسموں کو آلودہ کر رہے ہوتے ہیں اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس کو نہ کھایا جائے۔

سمندر بھی ایک زندہ جسم کی طرح ہے اور سانس لیتا اور خارج کرتا ہے اور سانس خارج کرتے وقت ہماری ماحولیاتی آکسیجن اور نباتات کو آلودہ کر دیتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آلودگی کی وجہ سے انسان میں جسمانی تبدیلیاں رونما ہونگیں اور عجیب وغریب اور معزور بچے جنم لیں گے جو پوری دنیا کو ڈرا دیں گے۔

جب ہم زمین کو دوسری اعلی ڈا ئمشنز سے دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ یہ تو پہلے ہی سے غائب ہو چکی ہے اور ہمیں صرف زرد مٹی کا ایک گڑھا نظر آتا ہے جیسے آپ کسی برتن میں کچھ مٹی اور پانی ابال رہے ہو۔ آپ کو کسی قسم کی کوئی زندگی نظر نہیں آئے گی، پودے، جانور یا انسان ہر چیز مردہ۔ کمی صرف یہی ہے کہ یہ تیسری ڈا ئمینشن یا حقیقی دنیا میں رونما ہو تاکہ روئے زمین سے اس کا مکمل خاتمہ ہو جائے، جیسا کہ ہر چیز اوپر سے نیچے آتی ہے۔

میں جو کچھ یہاں کہہ رہا ہوں سائنسدان اور دانشور گدھوں کی طرح اونچی آواز میں مجھ پر ہنسیں گے لیکن جب وقت آئے گا تو وہ سب سے زیادہ بزدل ثابت ہوں گے، وہ چیخیں گے اور چلائیں گے اور انہیں کچھ سمجھ نہیں آئے گا کہ وہ کیا کریں اور کدھر جائیں۔

خیر، ہم انسانیت سے کیا توقع رکھیں؟ ہمیں اس کے خاتمے کی توقع ہے۔ وہ جو جھوٹے طور پر اپنے آپ کو سائنسدان کہتے ہیں اور وہ واقعی سائنسدان ہیں لیکن تباہ کن نہ کہ تعمیری، وہ سائنس کو ہر جاندار چیز کو برباد کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔

میں ان اونچا ونچا ہانکنے والے سائنسدانوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ لوگوں کے پاس ان مسائل سے بچنے کے لیے کوئی فارمولہ ہے، جو پوری انسانیت اور سیارے کی تباہی کے لیے منڈلاتے پھر رہے ہیں؟ کوئی ایسا فورمولہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ تباہی کا انتظار کیا جائے یا اگر آپ کے پاس کوئی موثر فورمولہ ہے تو کیا آپ بتا سکیں گے؟

ایکسٹرا ٹیرسٹریلز

میں نے شمالی امریکیوں کی فلمیں اور رسالے دیکھے ہیں ، وہ اپنی انگلی کی مدد سے سورج کی روشنی کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن وہ غلطی پر ہیں۔ وہ میری سوچ کو دھندلا نہیں سکتے اور نہ ہی اپنے جھوٹھے نظریات اور بے بنیاد تصورات پر یقین دلا سکتے ہیں جیسا کہ وہ انسانیت کے ساتھ کر رہے ہیں۔

ہرکلوبس جو زمین کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے انہوں نے اسے کم سمجھا (جیسے حتہ کے انہوں نے اس کا وزن اور کمیت تک معلوم کرنے کا دعوی کیا ہے) ایسا ہی کچھ انہوں نے ایکسٹرا ٹیرسٹریلز کے ساتھ کیا اور انہیں بگاڑ کر گوریلے اور جانور کہا۔ یہ ایک بہت بڑا جھوٹ ہے، سو فیصد جھوٹ کیونکہ ہمارے نظام شمسی کے دوسرے سیاروں اور کہکشاں میں بسنے والے لوگ ہم سے بہتر اور ذہین انسان ہیں۔

میرا ان ایکسٹرا ٹیرسٹریلز سے کئی بار رابطہ ہوا ہے، میں نے اپنے ہوش وحواس میں اپنی آسٹرل باڈی میں وینس اور مریخ کا سفر کیا ہے اور اس شاندار مخلوق کے بارے میں گواہی دے سکتا ہوں۔ مجھے ان کی ذہانب، شفاقت اور پاک وصاف زندگی کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ملتے۔

وینس پر زندگی

وینس پر رہنے والے لوگ بڑے مکمل اور خوبصورت جسموں کے مالک ہیں، چوڑا ماتھا، نیلی آنکھیں، سیدی ناک، سنہری بال اور حیرت انگیز ذہانب۔ وہ تقریبا 1،3 سے 1،4 میٹر تک لمبے ہیں، کوئی بھی پستہ یا دراز قد نہیں ہے۔ وہاں پر موٹے اور بے ڈول لوگ نہیں ہیں۔ ہر شخص کی بہت معصومانہ شکل ہے۔ مرد اور خواتین ہر لحاظ سے مکمل ہیں کیونکہ اس سیارے پر اشرف المخلوقات آباد ہے اور وہاں پر ہماری زمین کی طرح کوئی شیطان نہیں ہیں۔

وہ کمر پر لال، نیلے اور پیلے بٹنوں والی پٹیاں پہنتے ہیں جو روشنیوں کے گھر کی طرح چمکتی ہیں۔ اگر وہ خطرے میں ہو تو اپنی بیلٹ پر موجود دہک نما بٹن کو دبا دیتے ہیں جس کے دبانے سے ان کے گرد آگ کا ایک ہالہ بن جاتا ہے جو کہ گولی اور ہر اس چیز کو تباہ کر دیتا ہے جو اس کے حلقہ میں آتی ہے۔

میں نے ان کے پاس سیگرٹ کی ڈبیا جتنا ایک ہتھیار بھی دیکھا جس کا ایک بٹن دبا کر وہ کتنی بھی بڑی پہاڑی کو تباہ کر کے صحفہ ہستی سے مٹا سکتے ہیں۔ زمین پر رہنے والے اس جیسے ہتھیار کے ساتھ کیا کر سکتے ہیں؟

جب آپ ان سے سوال کرنے کے متعلق سوچتے ہیں تو وہ آپ کے ہونٹ ہلانے سے پہلے ہی آپ کو جواب دے دیتے ہیں، چاہے وہ کسی بھی زبان میں ہو کیونکہ وہ تمام زبانیں بڑی مہارت سے بول سکتے ہیں۔ ان کے پاس زبانوں کا تحفہ ہے۔

جب آپ کسی وینس پر رہنے والے شخص سے بات کریں گے تو صرف وہی متوجہ ہوگا، باقی سب اپنے کام میں مصروف رہیں گے۔ وہ ہماری طرح نہیں ہیں جو اکٹھے ہو کر کسی جسمانی نقص والے شخص پر تنقید کرتے ہیں۔ میں نے وینس پر اپنے آپ کو دیکھا اور اپنے جسم کا ان سے موازنہ کیا تو مجھے بہت شرم محسوس ہوئی، میں بلکل گوریلے کی طرح لگ رہا تھا، تاہم ہر کوئی میرے پاس سے بغیر کسی تجسس اور حیرت سے گزر جاتا۔ اس جیسی شقافت میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔

اب میں ان کی زمین، قدرت، زندگی کا طریقہ اور وہ کیسے کام کرتے ہیں، کے بارے میں وضاحت کرنے جا رہا ہوں۔

وینس کی زمین ہماری طرح سخت اور وزنی نہیں ہے بلکہ نرم اور ہلکی ہے، اور پتھر، ہم شاید یہ سوچیں کہ وہ ہمارے سیارے کی طرح ہیں لیکن وہ ایسے نہیں ہیں۔ وہاں پر بڑے اور چھوٹے ہر قسم کے پتھر ہیں لیکن ان کا وزن ویسا نہیں ہے جیسا یہاں پر ہے۔ ایک پتھر جس کا وزن یہاں پر کئی پونڈ ہے وہاں پر آپ آسانی سے اٹھا سکتے ہیں کیونکہ وہاں اس کا وزن چند اونس ہے، کیونکہ یہ بہت ہلکے اور نرم مادے سے بنے ہیں۔

وہاں کے درخت بہت تناور نہیں ہیں اور نہ ہی نباتات میں کانٹے ہیں اور پہاڑیوں پر راستہ روکنے کے لیے کوئی کانٹے دار جھاڑی نہیں ہے۔ آپ پہاڑیوں میں سے آسانی سے راستہ بناتے گزرتے جائیں گے آپ کو کسی آری یا چھری کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہاں پر کٹنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ وہاں پر کسی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

انہوں نے گھروں اور فلیٹوں کی چھتوں پر گملوں میں زر خیز مٹی کے ساتھ پھلوں کے درخت لگائے ہوئے ہیں تا کہ ان پر پھل لگ سکیں۔ وہاں پر کوئی بھی اپنی خواہش کے لیے درختوں سے پھل نہیں توڑتا بلکہ وہ اس کے موسم اور پکنے کا اانتظار کرتے ہیں۔ وہ پھلوں کو ہاتھوں سے چھوئے بغیر مشینوں سے کاٹتے ہیں، اور وہ ٹیوبوں کی مدد سے صاف پانی کے گھومنے والے ٹینکوں میں پہنچتے ہیں جہاں پر یہ ایک خاص صفائی کے عمل سے گزرتے ہیں۔ جب پھل صاف ہو جاتے ہیں تو وہ ایک اور ٹیوب کے ذریعے ایک مشین میں جاتے ہیں جہاں پر ان کو کاٹا جاتا ہے، وہاں سے وہ ایک اور کنٹیز میں جاتے ہیں جہاں ان میں مزید وٹامنز شامل کیے جاتے ہیں، کیمیکل وٹامنز نہیں بلکہ قدرتی وٹامنز، اور پھر ان کو اچھی طرح سے پیک کیا جاتا ہے، یہ ان کی ایک خوراک ہے۔

سمندر کے متعلق، لوگ ہمارے سمندر کو ان کے سمندر سے موازنہ کرنا چا ہیں گے لیکن درحقیقت ان کا سمندر مکمل نیلا ہے ایک مطمئن تیلاب کی طرح۔ وہاں پر کسی طرف سے بھی کوئی حرکت اور لہریں نہیں ہیں اور آپ بغیر کسی مصنوعی آلے سے سمندر کی گہرائی تک دیکھ سکتے ہیں۔

مچھلیاں بھی بہت سلجھی ہوئی ہیں اور وہ کسی سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ وہاں پر سمندر کے کچھ حصوں میں مچھلیوں کو بہت زیادہ وٹامنز کھلائے جاتے ہیں، جب انہیں مچھلی کھانے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ سمندر میں دیکھتے ہیں کہ کون سی بڑی ہے یا کون سی مچھلی انہیں پسند ہے۔ وہ بہت احتیاط سے دوسری مچھلیوں کو پریشان کئے بغیر جال پھیلاتے ہیں اور ان کو باہر نکال لیتے ہیں۔

پھر کچھ پلیوں کے ذریعے مچھلی ایک بہت صاف گھومنے والے پانی کے ٹینک میں جاتی ہے اور ایک صفائی کے عمل سے گزرتی ہے، یہ سب کچھ ہاتھ لگائے بغیر ہوتا ہے۔ وہاں سے مچھلی ایک مشین میں جاتی ہے جہاں اسے کاٹا جاتا ہے اور مزید وٹامنز شامل کیے جاتے ہیں، یہ ان کی ایک اور خوراک ہے۔ یہی عمل سبزیوں کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے، وہاں پر کوئی شخص گوشت نہیں کھاتا۔

وہاں پر ریستوران کی طرح جگہیں ہیں جہاں پر جا کر وہ میز پر بیٹھتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کے رہنے والے لوگ خیالات کو پڑھ لیتے ہیں اس لیے جو ڈش آپ پسند کرتے ہیں اس کا آرڈر دینے کی ضرورت نہیں اور آپ کے ہونٹ ہلائے بغیر ڈش آپ کے سامنے آجاتی ہے۔ وہ ہماری طرح شکریہ یا اس جیسے دوسرے الفاظ کا اظہار نہیں کرتے۔

کھانے کے اختتام پر آپ میز سے اٹھ جاتے ہیں اور آپ کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس کی کتنی قیمت ہے یا شکریہ وغیرہ کیونکہ وہاں پر ہر کوئی سر ہلا کر شکریہ ادا کرتا ہے۔

یہی سب کچھ کپڑے کی دکان پر ہوتا ہے، جب وہ تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو وہ دکان میں جاتے ہیں تو فورا ان کو کپڑے اور جوتے مل جاتے ہیں۔ وہاں پر دیوار میں موجود ایک بٹن دباتے ہیں تو وہ ایک اندھیرے کمرے میں پہنچ جاتے ہیں جہاں پر وہ کپڑے بدل سکتے ہیں اور اگر نہانا چاہیں تو نہا سکتے ہیں۔ ایک اور بٹن کے دبانے سے پانی کا تیز فوارہ آتا ہے، بعد میں جو کپڑے انہوں نے اتارے ہیں وہ حوالہ کیے جاتے ہیں تاکہ اچھی طرح صاف کیے جائیں۔ وہاں پر کپڑے اور جوتے مختلف نہیں ہیں بلکہ ہر شخص کے لیے ایک جیسے ہیں۔

وہاں پر کسی شخص کے پاس اپنا گھر نہیں ہے۔ وینس میں رہنے والے جوڑے جب تھک جاتے ہیں اور آرام کرنا چاہتے ہیں تو وہ ایک گھر یا امارت کا بٹن دباتے ہیں۔ تو ایک اندھیرا کمرہ بن جاتا ہے۔ وہ دوسرا بٹن دباتے ہیں تو بیڈ آجاتا ہے۔ وہاں پر یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ میرا ہے بلکہ بغیر کسی کی اجازت مانگے یہ اس کا ہے جس کو اس کی ضرورت ہے۔

وینس کی گلیاں ہماری گلیوں سے مختلف ہیں، یہ تمام سیدھی قطار میں پٹی کی مانند ہوتی ہیں۔ یہاں کسی قسم کے حادصے نہیں ہوتے کیونکہ ہر چیز ایک نظام کے تحت چل رہی ہے۔ ان کی گاڑیاں بہت خوبصورت ہیں اور پلیٹ فارم آزائشی انداز میں سجے ہوتے ہیں جہاں سے وہ رخصت ہوتے ہیں اور اپنی منزل پر پہنچ کر لوگ پلیٹ فارم کے ساتھ نیچے آتے ہیں، یہ لوگ نیچے نہیں آتے بلکہ پلیٹ فارم نیچے آتا ہے۔ پھر ایک اور پلیٹ فارم اوپر جاتا ہے جو ان لوگوں سے بھرا ہوتا ہے جو اپنا سفر جاری رکھنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ ہر مشین کی طرح گلیوں میں بھی شمسی توانائی استعمال ہوتی ہے۔تیل اور پیڑول استعمال نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی ایسی چیز جس سے آلودگی پھیلے، اس وجہ سے وہاں پر کوئی آلودگی نہیں ہے۔

انہیں گھروں کی تعمیر کے لیے ہماری طرح کئی میٹر اوپر نہیں چڑھنا پڑتا، ہر آدمی زمین سے کام کرتا ہے۔ وہ سب سے پہلے چھت جوڑتے ہیں اور پھر وہ رولز کی مدد سے اس ڈھانچے کو اٹھاتے ہیں اور دوسری منزل بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ جب یہ تیار ہو جاتی ہے تو وہ اسے دوبارہ رولز سے اٹھاتے ہیں اور اسی طرح وہ جتنی منزلیں بنانا چاہیں بغیر کسی حادثے کے بناتے جاتے ہیں۔

وینس کے مرد اور عورتیں تمام شعبوں میں دن میں صرف دو گھنٹے کام کرتے ہیں۔ وہاں پیسہ نہیں ہے اور کوئی کسی چیز کا مالک نہیں ہے۔ ہر شخص کا ہر چیز پر حق ہے اور ہر کوئی کام کرتا ہے۔ وہاں پر کوئی اعلی اور ادنی نہیں بلکہ برابری ہے۔ وہاں پر روز دو گھنٹے کام کرنے کا قانون ہے اس لیے بھوک اور غربت نہیں ہے۔

اپنی طاقت اور صلاحیت کو استعمال میں لا کر انہوں نے قدرت کو قابو میں کر رکھا ہے، وہ جب چاہتے ہیں بارش برستی ہے، وہ چاہیں تو سورج چمکتا ہے اور چاہیں تو آسمان کو بادلوں سے بھر دیں۔ وہاں پر ہماری طرح نہیں ہے کہ ہم قدرت کے رحم و کرم پر رہیں۔

وہاں اجازت نامے نہیں ہیں، جیسا کہ مجھے دوسرے سیارے پر سفر کرنے کے لیے اجازت چاہیے---نہیں۔ وینس پر رہنے والا ہر شخص اسٹیشن جہاں پر سپیس شپس رکھے جاتے ہیں وہاں سے سپیس شپ لے کر کسی سے پوچھے بغیر جہاں جی چاہے سفر کے لیے جا سکتا ہے، چاہے وہ کوئی دوسرا سیارہ ہو یا کوئی اور کہکشاں، اس بارے میں وہاں مکمل آزادی ہے، جب وہ واپس آتے ہیں تو جہاں سے سپیس شپ لی تھی وہاں پر واپس رکھ دیتے ہیں تاکہ کوئی اور استعمال کر سکے، وہاں پر کوئی حدیں اور پیپرورک نہیں ہے۔

میں آپ کو یہ بتا سکتا ہوں کہ وینس پر کوئی خاندان نہیں ہیں بلکہ وہاں پر صرف جوڑے ہیں۔ وہاں پر شادیوں کے لیے خرچ اور پادری بھی نہیں ہیں۔ وہ اپنے بہترین نصف یا ساتھی روح کے ساتھ اکٹھے رہتے ہیں جو انسان کو پرسکون کرتا ہے۔ وہاں پر کسی قسم کے کوئی مذاہب نہیں ہیں، زندگی اور دوسرے معملات میں ایک دوسرے کی عزت ہی وہاں کا مذہب ہے۔

وہاں پر ہماری طرح جنسی ملاب کے ذریعے اپنی توانائیں زائل نہیں کرتے کیونکہ زمین پر رہنے والے درندوں سے بھی بدتر ہیں۔ وہاں پر وہ ویسے کرتے ہیں جیسے جنوسس نے بتایا ہے کہ سائنسی انتظام یا طاقتوں کا تبدیل ہونا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جیسے چاہتے ہیں اپنی زندگیوں کو بڑھا لیتے ہیں کیونکہ طاقت کسی کی اپنی زندگی ہوتی ہے۔ اس کے بر عکس ہمارے سیارے پر جوان لوگ جنسی ملاپ سے توانائی کے زائل ہونے کی وجہ سے بوڑھے لگتے ہیں۔

جب آپ ان سے ہاتھ ملاتے ہیں تو آپ کو بجلی کا ایک جھٹکہ سا محسوس ہوتا ہے جیسے آپ ان سے کوئی طاقت لے رہے ہوں کیونکہ وہ طاقت سے بھرپور ہیں، وہ ہماری طرح جنسی ملاپ میں طاقت ضائع کرنے والے نہیں ہیں، ان کی طاقت حکمتی یا کیزگی کی طا قت ہے۔

وہ بچے پیدا کرنے کے لیے خروج شہوت کے بغیر جنسی طور پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ ایک نطفہ بھی جو خارج ہوتا ہے سیکھنے کے لیے آنے والی روح کے لیے جسم کی تخلیق کے لیے کافی ہے۔ وہ لوگ کسی بھی طرح جنسی تنزل کا شکار نہیں جیسا کہ یہاں پر پادری بھی ہم جنسی شادیاں کر رہے ہیں۔ وہاں پر ہم جنس پرستی بلکل نہیں ہے وہ حقیقی مرد اور عورتیں ہیں۔ جنسی تنزل صرف ہمارے سیارے پر ہی نظر آتا ہے کیونکہ دوسرے سیاروں پر رہنے والے جانتے ہیں کہ خروج شہوت کے بغیر کیسے نسل بڑھائی جا سکتی ہے۔

جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے پوری توجہ کے ساتھ ایک ہسپتال میں منتقل کیا جاتا ہے جہاں پر اسے خاص خوراک دی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ اتنا بڑا ہو جائے کہ پڑھ سکے۔ جب وہ اتنا بڑا ہو جائے کہ اپنی پڑھائی شروع کر سکے تو وہ ایک سکول جاتا ہے جو کہ بہت بڑی ورکشاپ ہے، جہاں وہ تمام ضروری چیزیں مشق کے ساتھ سیکھتا ہے۔ اس روح کے شوق کے مطابق پیشہ وارانہ تعلیم کے لیے سکول کے اساتذہ اسے مشینوں کا استعمال سکھاتے ہیں تاکہ وہ اپنے خیالات کو خود پروان چڑھا سکے۔

جب بچے کے پاس کچھ بنانے کا خیال ہو تو اساتذہ اس کی تکمیل میں رہنمائی کرتے ہیں حتیٰ کہ بچہ وہ لائحہ عمل تخلیق کر لیتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ وہ اس طرح ایک ایک کر کے پوری انسانیت کو سکھاتے ہیں، وینس میں کوئی آدمی بھی جاہل یا انپڑھ نہیں ہے ہر کوئی مادی اور روحانی عروج پر جانے کے لیے تیار ہے۔

مریخ پر زندگی

مریخ پر زندگی بلکل ویسی ہی ہے جیسا کہ وینس پر، یہاں ہر چیز میں آزادی ہے۔

مریخ پر رہنے والے لوگ بغیر پیپرز یا پاسپورٹ یا اس طرح کی اور چیز اور کسی کی اجازت لیے بغیر پورے سیارے پر ہر جگہ جا سکتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی وہ جائیں وہاں پر کھانے، سونے اور کپڑے بدلنے کی سہولیات موجود ہیں۔

مریخ پر وہ جہاں کہیں بھی ہوں انہیں اپنی ضرورت کی چیز مل جاتی ہے، کیونکہ وہاں پر کوئی حدیں نہیں ہیں بلکہ مکمل آزادی ہے۔ یہ بلکل ویسا ہی ہے جیسا کہ ہمارے نظام شمسی میں موجود دوسرے سیاروں پر ہے۔

مریخ پر رہنے والے لوگوں کے جسم زحل پر رہنے والے لوگوں سے زیادہ مضبوط ہیں اور طاقتور دکھتے ہیں کیونکہ ان کی فطرت ان کی طاقت ہے۔

مریخ پر ہر شخص فوجی لباس پہنتا ہے، زرہ بکتر، لوہے کا ہیلمیٹ اور جنگی لباس۔ یہ تمام جنگی لباس کانسی نما مادے کا بنا ہوتا ہے۔ وہ صحیح جنگی ہیں صو فیصد جنگی لیکن ویسے جنگی نہیں جیسے ہم یہاں کہتے ہیں۔ان کے درمیان یا دوسرے سیاروں کے ساتھ کوئی جنگ نہیں ہے ان کی برائی کے خلاف جنگ ہے تاکہ برائی کو شکشت دی جا سکے نا کہ ایک دوسرے کو۔

میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ ان سیاروں پر کوئی شخص سخت زور کے ساتھ کام نہیں کرتا جیسا کہ ہماری دنیا میں ہوتا ہے اور کسی شخص کو پسینہ نہیں آتا۔ وہ اپنے آپ کو نہیں تھکاتے کیونکہ مشینیں کام کرتی ہیں، جو کہ شمسی توانائی پر چلتی ہیں۔ ان کا کام ہے کہ مشینوں کو چلائیں اور شفٹوں میں ایک دوسرے کو ریسٹ دیں۔ ہر چیز ان کی حکمت سے چلتی ہے۔

دوسرے سیارے کی مخلوقات بہت زیادہ طاقتور ہیں کیونکہ وہ اپنی مرضی سے پیدا اور پروان چڑھتے ہیں اور اپنی مرضی سے مرتے ہیں ۔ جب وہ کئی سالوں سے اپنے طبعی جسم سے تھک جاتے اور تبدیلی چاہتے ہیں تو مر جاتے ہیں اور دیوار میں بلکل اپنے سائز کے مطابق موجودہ سوراخ میں لیٹائے جاتے ہیں۔ سوراخ کا دروازہ بند کر کے ایک بٹن دبایا جاتا ہے اور کچھ منٹوں میں ہی وہ راکھ بن جاتے ہیں۔ اگر وہ صحیح نہ مرے ہو تو وہ بٹن کام نہیں کرتا تو پھر اسے باہر نکالا جاتا ہے تا کہ وہ مکمل طور پر مر جائے۔ وہاں پر کوئی قبرستان نہیں ہے۔ راکھ کو درختوں میں بکھیر دیا جاتا ہے یا دبا دیا جاتا ہے۔ وہاں پر کسی شخص پر کوئی آنسوں نہیں بہاتا کیونکہ ان کے لیے موت کپڑوں کی تبدیلی کہ علاوہ کچھ نہیں ہے۔

ان دنیاوں میں پودوں، جانوروں، انسانوں یا سیاروں میں کوئی تنزل نہیں ہے۔ ہر چیز اوپر کی طرف جا رہی ہے اس کے برعکس یہاں جیسا کہ حقائق ثابت کر رہے ہیں ہر چیز بشمول زمین تنزل کا شکار ہے۔ وہاں پر کوئی بیماری نہیں ہے نہ ہی مچھر، کھٹمل اور کیڑے جو کہ صحت کے لیے نقصان دہ ہیں۔ نہ ہی وہاں پر رینگنے والے جانوروں کا خطرہ ہے۔

مریخ اور دوسرے سیاروں پر ایک دوسرے کی زندگی اور ہر چیز کی عزت کرنے کا قانون ہے۔ وہ ہر کسی کی آزادئی رائے کی عزت کرتے ہیں۔ یہ زمین میں رہنے والوں کی طرح نہیں ہے جو گولیوں اور دھمکیوں سے دنیا کو قابو کرنا چاہتے ہیں۔ شمالی امریکہ والے جو فلموں میں دکھاتے ہیں اور رسالوں میں چھاپتے ہیں وہ بہت بڑی غلطی پر ہیں۔

تاہم میں نے مریخ کا مختصر بیان کیا ہے تاکہ شمالی امریکہ کو دکھا سکوں کو وہ دوسری دنیاوں میں زندگی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے، کیونکہ وہ مریخ اور دوسرے سیاروں پر زندگی سے انکار کرتے ہیں۔

میں کائنات کو جاننے کے لیے ٹیلی سکوپ یا کوئی دوسری مصنوعی چیزیں استعمال نہیں کرتا، مجھے اپنے اندرونی جسام کو پوری مرضی اور حواس کے ساتھ استعمال کرنا آتا ہے۔ گنوسس (۳) نے مجھے چابیاں دی ہیں۔ میں نے اس کی مشق کی جو کچھ مجھے سکھایا گیا اور نتیجہ ہے علم، وہ جو جانتا ہے اس کے پاس علم ہے اور جس کے پاس علم نہیں ہوتا وہ بات کرتا ہے جس کے بارے میں وہ جانتا بھی نہیں۔ گنوسس مشق میں ہے اور کوئی اس کا مدمقابل نہیں ہے اور یہ آنے والی تمام مشکلات اور رکاوٹوں کو قابو کرتا ہے۔

بین السیار تی خلائی جہاز

آئیے اب ہم بین السیارتی خلائی جہازوں کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ سائنسدان ان کو نظرانداز کرتے ہیں یا ان کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا کرتے ہیں اور انسانیت کو ان خلائی جہازوں کی موجودگی کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا کرتے ہیں۔

(۳) یونانی میں علم

تمام بین السیارتی خلائی جہاز شمسی توانائی پر چلتے ہیں۔ یہ ایک مادے سے بنائے جاتے ہیں جو زمین پر موجود نہیں اور گولی اور دوسرے ایسے ہتھیاروں سے محفوظ ہیں۔ یہ ایک جُست میں بنے ہوتے ہیں اس لیے ان میں کوئی جوڑ نہیں ہوتے، اور ان کو سوئچوں سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔

ان میں دو دسطی پائپ ہوتے ہیں جو کہ ایلمونیم جیسے کسی مادے کے بنے ہوتے ہیں لیکن زیادہ چمکدار اور مضبوط ہوتے ہیں جو کہ زمین پر نہیں پائے جاتے۔ یہ پائپ خلائی جہاز کے سامنے سے پیچھے تک پھیلے ہوتے ہیں، سامنے سے شمسی توانائی داخل ہوتی ہے اور پیچھے سے جلی ہوئی توانائی خارج ہوتا ہے۔یہ جلتی ہوئی دم ہوتی ہے جو اڑتے وقت خلائی جہاز پیچھے چھوڑتا جاتا ہے۔

تمام گول نہیں ہوتے کیونکہ ان میں سے ایک سگار کی طرز کا ایک پتلا اور لمبا ماڈل بھی ہے جو کہ سینکڑوں بندوں کو لے جاسکتا ہے۔ اس لیے سب کی جسامت اور شکل ایک جیسی نہیں ہوتی۔ یہ دوسرے سیاروں کی ٹرانسپورٹ گاڑیاں ہیں۔

ان خلائی جہازوں کا عملہ آپس میں ٹیلیفون، ٹیلیویژن یا ایسی کسی دوسری چیز کے بغیر ٹیلی پیتھی کے ذریعے رابطہ کرتا ہے۔ ان کی تطام خصلتیں اجاگر ہیں۔

زمین پر بسنے والے وہ لوگ جو امریکیوں اور دوسری طاقتوں کی طرح بہت اونچا بولتے ہیں جو کہ یہ سمجھتے ہیں کہ علم صرف انہی کے پاس ہے۔ یہ غریب جاہل لوگ حقیقت کو جانے بغیر کیا کر رہے ہیں، کہ دوسرے سیاروں پر کیا حیران کن واقعات رونما ہو رہے ہیں؟

دوسری مخلوقات کے بین السیارتی خلائی جہاز اڑنے کے لیے تیار ہیں تا کہ ان لوگوں کو بچایا جا ئے جو کہ اس کتاب میں موجود فرمولہ کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ وہ ہمیں اندر اور باہر ہر طرح سے جانتے ہیں اس لیے ہے کے ان کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے جب وقت آئے گا تو ان خلائی جہازوں کے زریعے بچایا جائے گا۔ اور کامیاب ہونے والے اتنے کم ہونگے کہ ہم انہیں انگلیوں پر گن سکیں گے۔ اس لیے کہ کوئی بھی شخص کام نہیں کرنا چاہتا اور ہر کوئی اپنے نظریات بیان کرتا ہے۔ ذہن نظریات بناتا ہے اور یہ انسان کی اناء ہوتی ہے جو ان کو باہر لے کر آتی ہے۔ ہمیں عمل کی ظرورت ہے تاکہ اس کام کی شروعات ہوسکے جس کو ہم نے کرنا ہے۔

میں یہاں یہ اس لیے بیان کر رہا ہوں کہ ہر کوئی حقیقت کو دریافت کر سکے صرف ہم ہی اس نظام شمسی اور کہکشاں کے مقیم نہیں ہیں بلکہ ہم سب سے کم تر ہیں۔ وہ ملک جو اپنے آپ کو بہت بڑی طاقتیں سمجھتے ہیں خیال کرتے ہیں کہ وہ سب کچھ جانتے ہیں لیکن وہ اپنے اعمال سے اس کے برعکس ظاہر کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف ڈھائے گئے مظالم ہماری انسانیت کے معیار کو ثابت کرتی ہے۔ ان کی ایجاد کردہ کہانیاں میں نہیں نگل سکتا کیونکہ مجھے سچ کا علم ہے۔

میں یہ کتاب اس لیے لکھ رہا ہوں کہ انسانیت دیکھ سکے کہ امریکیوں اور سائنسدانوں نے کس طرح صاف جھوٹ اور دھمکیوں سے ان کو بے وقوف بنایا ہے۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اس پر ہمیشہ قائم رہوں گا چاہے اور اگر مجھے اس سچ پر قائم رہنے کے لیے مرنا بھی پڑے تو میں تیار ہوں۔

موت

اس بات کو بڑا تشو یشناک نام دیا گیا ہے، کیونکہ ہر کوئی جو اپنے عیبوں کو ختم کرنا شروع کرتا ہے اپنے آپ کو اس دائرے میں سے باہر نکالنا شروع کرتا ہے جس میں تمام انسانیت بیٹھی ہے۔ اور جب اس کو کسی غلط کام کرنے کے لیے کہا جاتا ہے تو لوگ اسے کہتے ہیں کہ یہ ناکارہ ہے یا شاید مر چکا ہے کیونکہ یہ باقی انسانیت کی تقلید کیوں نہیں کرتا۔

ہر انسان کے اندر ایک خدائی روشنی ہوتی ہے جس کو روح، بدھاتا یا نفس الامری کہتے ہیں، تاہم اس کے کئ نام ہیں لیکن در حقیقت یہ خدائی روشنی ہوتی ہے جو ہمیں قائل کرتی ہے اور طاقت دیتی ہے تاکہ ہم روحانی کام شروع کر سکیں جیسا کہ میں آپ کو یہاں سکھا رہا ہوں۔ یہ نفس الامری یا روح ہماری بدذاتیوں، عیبوں اور نفسیاتی برائیوں سے جکڑی ہوتی ہے جن کو مخفی الفاظ میں انا کہا جاتا ہے۔ وہ روح کو آزادی سے اظہار نہیں کرنے دیتے کیونکہ وہ انسان اور اس کی آواز پر قابو پا لیتے ہیں۔

لیکن عیبوں کے ختم کرنے کے کام سے نفس الامری پروان چڑھتی ہے اور طاقت حاصل کرتی ہے اور بہت صفائی اور

طاقت کے ساتھ اپنا اضہار کرتی ہے اور آہستہ آہستہ روح میں بدل جاتی ہے۔

میں آپ کو مثال دیتا ہوں۔ یہ ایک درخت ہے جس کو اس کی بڑی جڑوں کا سہارا ہے، یہ جڑیں اس کو خوراک نہیں پہنچاتیں لیکن اس کے وزن کو سہارا دیتی ہیں اور ہوا میں کھڑا رہنے کے لیے اور گرنے یا ختم ہونے سے بچاتی ہیں۔

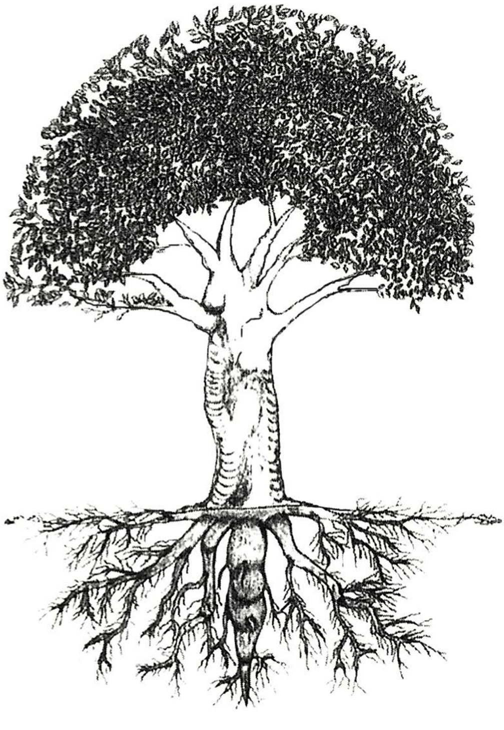

اس کی چھوٹی جڑیں جو زمین پر پھیلی ہیں اور اس کی پرورش کے لیے خوراک اکھٹی کرتی ہیں۔

بالکل ایسا ہی انسانیت اور ہماری انا کے ساتھ بھی ہے۔ موٹی جڑیں جو پودے کو سہارا دیتی ہیں ہماری شہوت پرستی، بدلہ، غصہ، غرور اور کئی دوسرے بڑے عیبوں کی علامت ہیں۔ جبکہ چھوٹی جڑیں تفصیلات کی علامت ہیں وہ چھوٹی چھوٹی حرکات جنہیں ہم برائیاں ہی نہیں سمجھتے جو کہ کسی دوسری بڑی برائیوں سے منسلک ہوتی ہیں اور ان کو پروان چڑھاتی ہیں اور انہی بہت ساری چھوٹی برائیوں کی وجہ سے ہماری انا بڑھتی رہتی ہے جو ہم میں بہت زیادہ ہے۔

ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے اور ان ہزاروں چھوٹی چھوٹی منفی تفصیلات کو دیکھنا چاہیے جو ہمارے اندر موجود ہیں اور برائی کے درخت کو مضبوط کیے ہوئی ہیں۔ ہر وہ شخص جو آنے والی تباہی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس فارمولے پر عمل کرے کہ ان چھوٹی چھوٹی خوراک پہنچانے والی جڑوں کو درخت سے اکھاڑ کر دور پھینک دے۔ منفی جزیات جیسے برے خیالات، نفرت، دوسرے لوگوں سے حسد، طاقت کی تمنا، لالچ، پیسے کے پیچھے بھاگنا، غیر اہم چیزیں، جھوٹ بولنا، غرور سے بولنا غرض تمام وہ چیزیں جو بنیادی طور پر منفی ہیں ہمیں سنجیدگی سے اپنے آپ کو ان سے علیحدہ کرنا شروع کر دینا چاہیے۔

ہمارے اندر ایک اور خدائی روشنی موجود ہے جسے ہم خدائی ماں کہتے ہیں۔ اس کا کام ہے کہ وہ اپنی برچھی سے ہمارے اندر موجود عیبوں کو ختم کرے۔ تاہم یہ برائیاں کتنی بھی چھوٹی کیوں نہ ہوں آپ کو اپنے اندر **خدائی ماں** سے کہنا چاہیے کہ **" ماں اس برائی کو میرے اندر سے نکال باہر کردے اور اپنے نیزے سے اس کو ختم کر دے"**۔ وہ ایسا ہی کرے گی کیونکہ اس کا کام ہی ہماری مدد کرنا ہے اس لیے کہ ہم اپنے آپ کو آزاد کر سکیں۔ اس طرح سے درخت کی پرورش رک جائے گی اور اس کی غذا ختم ہو جائے گی اور وہ مرجھا جائے گا۔

جو کچھ میں یہاں سکھا رہا ہوں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کی مشق کی جائے اور اسے عمل میں لایا جائے۔ آپ جہاں کہیں بھی جائیں، چاہے آپ کام کر رہے ہیں یا آپ کچھ بھی کر رہے ہیں آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے ذہن، دل اور جنسی مرکز پر توجہ دیں۔ یہی وہ تین مراکز ہیں جہاں سے برائی نمودار ہوتی ہے۔ جب ان میں سے کسی ایک مرکز سے برائی نظر آئے تو فورا خدائی ماں سے مدد کی درخواست کریں تاکہ وہ اس کو ختم کر سکے۔

انا کی موت کے اس کام سے جو میں آپ کو بتا رہا ہوں ہم سائنسی پاک دامنی حاصل کرتے ہیں اور انسانیت سے محبت کرنا سیکھتے ہیں۔ اگر کوئی ان برائیوں کو ختم کرنے کے لیے کوشش نہیں کرتا تو وہ کبھی بھی پاک دامنی حاصل نہیں کر

سکتا اور نہ ہی دوسروں کے لیے پیار کا جذبہ پیدا کر سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے آپ سے بھی پیار نہیں کرتا۔

اپنے آپ کو برائیوں سے ختم کرنا اور فلکیاتی سفر ہی وہ **واحد فارمولہ** ہے جو ہمیں بچا سکتا ہے۔

فلکیاتی سفر

محترم قارئین:

جیسا کہ ہم نے فلکیات کے بارے میں بات کی، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے ان لوگوں کو کبھی خواب میں دیکھا ہے جن کو مرے ہوئے سالوں گزر گئے ہیں یا ان جگہوں یا لوگوں کو جن کو آپ نے مادی طور پر کبھی دیکھا تک نہیں۔ یہ وہ ہے جس کو عام طور پر لوگ خواب کہتے ہیں کہ گذشتہ رات میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے، تاہم کوئی بھی اس کو سوچنے سے روک نہیں سکتا کہ وہ دوسرے علاقوں یا جگہوں کو خواب میں کیوں دیکھتے ہیں جبکہ جسم بستر پر آرام کر رہا ہوتا ہے۔

یہ آسٹرل پلان یا پانچویں ڈائمنشن ہے جہاں پر فاصلے اور وزن کا وجود نہیں اور جہاں آسٹرل باڈی کا تعلق ہے۔ یہ جسم بھی بالکل مادی جسم کی طرح ہوتا ہے لیکن توانائی سے بنا ہوا جو کہ خیال کی طرح بہت تیز رفتار ہے اور کا ئنات میں موجود ہر اس چیز کی تحقیق کر سکتا ہے جو ہم چاہیں۔

پانچویں فلک پر ہم چلتے ہیں اور تحقیق کرتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ فرشتے، بی بی مریم اور تمام درجات کیا ہیں، وہ حرکت کرتے ہیں، بولتے ہیں اور حکمت سکھاتے ہیں جو کتابوں میں لکھی نہیں ہوتی اور انسانی دماغ سے بہت دور ہے۔ جب آپ اپنے بارے میں جاننا چاہتے ہوں جیسے لوگ آکلٹزم یا علم الاسرار کہتے ہیں، پانچویں ڈائمنشن (فلک) وہ جگہ ہے جہاں پر آپ یہ سب کچھ جان سکتے ہیں وہاں پر کچھ بھی پنہاں یا پوشیدہ نہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ غیر شعوری طور پر مادی جسم کو نہ چھوڑا جائے، سوئیں، لیکن پورے شعور کے ساتھ نکلیں اور مکمل مرضی کے ساتھ حرکت کریں۔ معزز قارئین اگر آپ آسٹرل پروجکشن کی مشق کرنے جا رہے ہیں تو میں آپ کو وہ منتر دیتا ہوں جو میں بھی استعمال کرتا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ اس کے بہت مثبت نتائج ہیں۔ منتر وہ جادوئی لفظ ہے جو آپ کو اپنے مادی جسم سے پورے شعور کے ساتھ نکلنے اور واپس لانے کی اجازت دیتے ہیں۔

آپ آرام سے لیٹ جائیں اور اپنے جسم کو آرام دیں اور جادوی الفاظ کو تین یا پانچ مرتبہ زبانی دوہرائیں، پھر آپ اسے ذہن میں دوہراتے جائیں، جب آپ کو محسوس ہو کہ آپ کے جسم میں سر سے لے کر پاوں تک کرنٹ گز رہا ہے، جیسا کہ آپ طاقت کھو رہے ہو، اور آپ کاہلی محسوس کرنے لگیں جیسے آپ حرکت نہیں کرنا چاہتے آپ پریشان ہوئے بغیر بہت احتیاط کے ساتھ کسی خلل کے بغیر اٹھ جائیں اور ایک چھوٹا سا جمپ لگائیں تو آپ ہوا میں تیرنے لگیں گے۔

جب آپ اپنے آسٹرل جسم کے ساتھ تیر رہے ہیں تو ڈرنے، حیران یا بہت زیادہ خوش نہ ہو، تمام انسانیت یہ کرتی ہے اور ان کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہوا، فرق صرف اتنا ہے کہ وہ غیر شعوری طور پر نکلتے ہیں اور اپنی مرضی سے حرکت نہیں کرتے۔

ہم سب میں روح الہی ہوتی ہے جسے فادر بھی کہتے ہیں جوں ہی آپ دیکھیں کہ آپ ہوا میں تیر رہیں ہیں کہیے اے فادر مجھیے جنوسٹک چرچ لے چلو، یا جہاں کہیں آپ جانا چاہیں یا جاننے کی خواہش رکھتے ہوں وہ آپ کو بجلی کی سی تیزی میں وہاں لے جائے گا جہاں آپ براہ راست اعلی روحانی ہستیوں سے تعلیمات حاصل کریں گے۔

اس طرح آپ سچی حکمت حاصل کرنا شروع کر دیں گے، جو نہ تو کتابوں میں لکھی گئی ہے اور نہ ہی یونیورسٹیوں اور کسی دوسری جگہ پر پڑھائی جاتی ہے۔ امید کرتا ہوں کے آپ یہ عمل ہر رات کیا کریں گے۔

منتر **لرراس**، یہ منتر اس طرح بولا جاتا ہے کہ اس کے تہجی کے ارکان کو لمبا کرکے بولا جائے۔

Llllaaaaaaaaaaaaaaaaa لللااااااااااااااااااااااااااااااااا

Rrrrraaaaaaaaaa(ر کو گھمائیں) ررررررررررااااااااااااااااا

Ssssssssssssssssssssss(جیسے حس) سسسسسسسس

آسٹرل باڈی کے ساتھ سفر کرنے کا ایک اور منتر **فارااون** ہے۔

Faaaaaaaaaaaaaaaaa فااااااااااااااااااا

Rrrrraaaaaaaaa(ر کو گھمائیں) رررررررااااااااااااااا

ooooonnnnnnnnn اووووووووووووو نننننننننن

میں آپ کو آپ کے شعور کو اعلیٰ درجے میں اجاگر کرنے کے لیے ایک اور چابی دے رہا ہوں۔

ہر وہ چیز جو ہم اپنے ارد گرد دیکھتے ہیں، گھر، لوگ، گاڑیاں ان کا دوسرا وجود ہے جو کہ آسٹرل ہے۔ اگر آپ اپنے آپ کو جاننا چاہتے ہیں کہ اس وقت آپ کہاں ہیں آپ جہاں کہیں بھی ہوں فزیکل طور پر یا آسٹرل ہر اس چیز کو دیکھیں جو آپ کے ارد گرد ہے، لوگ، گھر، جگہیں اور اپنے آپ سے سوال کریں میں یہ کیوں دیکھ رہا ہوں یا وہ؟ حیرانگی کے ساتھ۔ کیا میں آسٹرل باڈی میں ہوں یا فزیکل باڈی میں؟، اور آپ ہوا میں تیرنے کی غرض سے ایک چھوٹی سی چھلانگ لگائیں۔

آپ کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ ایک میٹر چھلانگ لگائیں، صرف اپنے آپ کو زمین سے چند سنٹی میٹر اٹھائیں آپ پہلے سے جانتے ہیں کہ آپ وہاں پر فزیکلی موجود ہیں یا نہیں۔ اگر آپ نہیں تیریں گے تو اس لیے کہ آپ وہاں پر فزیکلی موجود ہیں، لیکن اگر آپ تیرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اپنی آسٹرل باڈی میں ہیں۔ پھر جب آپ یہ نوٹس کریں کہ آپ تیر رہے ہیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے اندر فادر سے فورا کہیں کہ وہ آپ کو گنوسٹک چرچ یا کسی ایسی جگہ لے جائے جس کے بارے میں آپ جاننا چاہتے ہیں۔

آپ روزانہ ایسا کریں اور جتنی بار کر سکتے ہیں کریں، جب کام کر رہے ہوں یا جہاں کہیں بھی ہوں اور آپ نتائج دیکھیں گے۔

میں نے جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے میں اس پر قائم ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ سچ ہے۔ میں نے جو کچھ کہا ہے مجھے اس پر پورا یقین ہے کیونکہ میں نے اپنی آسٹرل باڈی کے ساتھ اس کی پوری تحقیق کی ہے جو مجھے ہر چیز کو بہت تفصیل کے ساتھ جاننے کی اجازت دیتی ہے۔

اختتامی کلمات

میں یہ فارمولے انسانیت کو دے رہا ہوں کیونکہ وہ حقیقی طور پر اپنے آپ کو آنے والی تباہی سے بچانا چاہتے ہیں، فوری طور پر انا اور ہزاروں کے حساب سے دوسری برائیاں جو ہمارے اندر موجود ہیں کو ختم کرنا شروع کر دیں۔ انہیں اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیے تاکہ نجات کے وقت انہیں کسی محفوظ جگہ پر پہنچایا جائے جہاں پر ان کو کچھ بھی نہ ہو اور جہاں وہ اپنے اوپر کام کرتے رہیں حتیٰ کہ وہ آزادی پالیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو تباہی سے بچالیں گے۔

قانون الٰہی انسانیت کو تباہ شدہ کھیتی بیان کرتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ آنے والی تباہی اس لیے آ رہی ہے کہ اب خدا ہمارے لیے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی روحانی درجات کو حیران نہیں کر سکے گا کیونکہ سب کچھ پلان کیا ہوا ہے۔

معزز قارئین میں بہت صاف الفاظ میں کہہ رہا ہوں تا کہ آپ سنجیدگی سے کام شروع کرنے کی ضرورت کو سمجھ لیں۔

جو بھی کام کر رہا ہے خطرے سے بچا لیا جائے گا۔ یہ آپ کے لیے مفروضے بنانے اور بحث کرنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ ان سچی تعلیمات پر عمل کیا کریں جو کہ میں اس کتاب میں دے رہا ہوں، ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

میں کوئی ڈرانے والا نہیں ہوں بلکہ میں ایک انسان ہوں اور اس کے بارے میں آگاہ کر رہا ہوں جو کچھ ہونے والا ہے۔ جو کچھ میں آپ کو کہہ رہا ہوں یہ بہت سنجیدہ ہے، اور جس کو خدا کا ڈر ہے وہ برائیوں کے خلاف کام کرتا ہے، جو کہ ہمیں اپنی روح سے دور کر رہی ہیں۔

میں مخفی حصہ کے بارے میں اور لکھ سکتا تھا، تاہم میں آپ کا مزید وقت نہیں لینا چاہتا لیکن اس لیے لڑ رہا ہوں تا کہ ہر کوئی اس کام کو لے کر چلے جو کہ میں سکھا رہا ہوں۔ پیروی کا یہی طریقہ کار ہے اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی بھی اس راستے سے بھٹک جائے۔

معزز قارئین

اگر آپ اس کتاب میں دلچسپی رکھتے ہیں تو اس پتہ پر رابطہ کریں

Apartado de Correos No. 449
09080 Burgos
SPAIN

یا اس ویبسائیٹ پر ویزٹ کریں

Website: www.hercolubus.tv

میں اس کتاب میں. جو بیان کر رہا ہوں یہ ایک پیش
گوئی ہے. جو کہ بہت جلد پوری ہو جائے گی کیونکہ مجھے
اس سیارے کی تباہی کا یقین ہے اور میں یہ جانتا
ہوں۔ میں ڈرا نہیں رہا ہوں بلکہ خبردار کر رہا ہوں
کیونکہ میں اس خوب انسانیت کے بارے میں پر
یشان ہوں۔ ان واقعات کے رونما ہونے میں زیادہ دیر
نہیں لگے گی اور یہ وقت غیر حقیقی اور فریبی چیزوں
میں ضائع کرنے کے لیے نہیں ہے۔